Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۳۰/۶۵ | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۷ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۸۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

کل بہت زیادہ بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔ ٹانگوں میں درد بھی رہی

احباب جماعت خاص درد والحاح کے ساتھ حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۶ ارشہادت ۔ آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن پاک کی آیت قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران: ۶۵) تلاوت فرمائی اور پھر اس کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مختصر حوالہ پڑھنے کے بعد اس کی روشنی میں اس کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی ایک آیت ایک لفظ بلکہ ایک زیر زبر بھی تاقیامت منسوخ نہیں ہو سکتی لہٰذا اس آیت میں قل کہہ کر امت مسلمہ کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری تاقیامت عائد کی گئی ہے کہ وہ تمام اہل کتاب کو مخاطب کر کے انہیں بتائے کہ تمام مذاہب کا بنیادی نقطہ اور مشترکہ مقصد صرف قیام توحید ہے اور ارباب من دون اللہ باطل پر ہیں۔ حضور نے فرمایا امت مسلمہ میں پیدا ہونے والے ہزاروں ہی نہیں بلکہ لاکھوں مقدسین اور مطہرین نے اپنے اپنے زمانہ میں زبردست عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ اپنی اس ذمہ داری کو ادا کیا۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے افراد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ انہیں دیگر زبردست دلائل کے علاوہ محض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے توحید خالص کے قیام کیلئے بے شمار آسمانی نشانات بھی عطا کئے گئے ہیں لہٰذا وہ یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ اس آیت کے مطابق دوسروں کو گواہ رکھتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ وہ مسلمان ہیں کیونکہ مسلمان ہونے کی جو جو علامتیں بھی اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں وہ سب ان میں موجود ہیں اور وہ قرآنی احکامات کی پوری طرح اطاعت کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہمیں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیئے اور دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ ہی ادا کرنے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے نور کے جلوے مشاہدہ کرنے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تئیسویں سالانہ تربیتی کلاس کے افتتاح کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

ہماری زندگی خدائی تائید و نصرت سے وابستہ ہے اور خدائی تائید کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں کے ذریعہ اس کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کریں

ربوہ ۱۶ ارشہادت (مطابق ۱۶ اپریل) آج بعد نماز عصر ایوان محمود میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تئیسویں سالانہ تربیتی کلاس خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو گئی۔ اس کلاس کا افتتاح ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس تشریف لا کر ایک نہایت بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا جس میں حضور نے کلاس میں شامل ہونے والے خدام کو یہ نصیحت فرمائی کہ جہاں وہ کلاس کے دوران اسلامی عقائد اور ان کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کریں گے وہاں انہیں اس اہم بنیادی صداقت اور حقیقت کو بھی پہچاننے کی سعی کرنا چاہیئے کہ ہماری حقیقی زندگی اور روح کا دارومدار اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت پر ہے اور اس تائید و نصرت کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس کے حضور دعائیں کریں اور اس طرح اس سے ایک زندہ ذاتی تعلق قائم کریں۔ خدا کرے کہ ہر احمدی بچہ اور ہر احمدی نوجوان ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

آج بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار ایوان محمود تشریف لے گئے۔ حضور کی تشریف آوری سے قبل کلاس میں شامل ہونے والے جملہ طلباء ایک خاص ترتیب کے ساتھ قطاروں میں بیٹھ چکے تھے۔ بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

ہال کے دروازہ پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیداران اور ناظمین کلاس نے صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کی معیت میں حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے سٹیج پر تشریف لے جانے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد جملہ خدام نے کھڑے ہو کر صدر مجلس مرکزیہ کی اقتداء میں اپنا عہد دوہرایا۔ بعد ازاں حضور اقدس نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنا بصیرت افروز افتتاحی خطاب شروع فرمایا جس کا کسی قدر ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خطاب کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اس تئیسویں سالانہ تربیتی کلاس کی حاضری کی جو رپورٹ مجھے بتائی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک کی ان کی جو تعداد ہے وہ گذشتہ سال سے کم ہے حالانکہ بیرونی مجالس سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کی رُو سے یہ تعداد گذشتہ سال سے زیادہ ہونی چاہیئے تھی۔ اس بارہ میں خدام کی مرکزی انتظامیہ کو جائزہ لے کر مجھے رپورٹ کرنی چاہیئے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کے بعد حضور نے مختصر طور پر بتایا کہ یہ تربیتی کلاس ہے اور جو کام بھی تربیتی ہو وہ کسی خاص مقصد کے حصول پر منتج ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنی ارشاد کے مطابق سماوی و ارضی اشیاء کو انسان کے لئے مسخر کیا ہے گویا تمام چیزیں انسان کی خدام ہیں اور انسان انہیں بتاتا ہے کہ وہ ان سے کیا خدمت لینا چاہتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ انسان کے ان خدام کی تعداد بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو تو خاص طور پر اسلئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ دُنیا کی ہر چیز کو اور اپنی ہر صلاحیت کو بنی نوع انسان کے فائدے اور خدمت کے لئے ایسے رنگ میں وقف کر دے جس سے بنی نوع کو اللہ تعالیٰ کا عرفان اور پھر اسکے نتیجہ میں اس کا پیار حاصل ہو۔ تربیت کا یہی وہ مقصد ہے جو ہر احمدی کے پیش نظر رہنا چاہیئے۔ اسی لئے آپکو یہاں جمع کیا گیا ہے آپکو چاہیئے کہ اسلام کی حقیقت کو جاننے کے لئے آپکے سامنے جو تقاریر ہونگی آپ انہیں غور سے سنیں اور پھر ان کے نوٹس لینے کی کوشش کریں تاکہ وہ آپکو یاد رہیں لیکن اس کے ساتھ ہی آپکو یہ بنیادی حقیقت بھی کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ ہماری زندگی اور روح کا سارا دارومدار اس پر ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کو ہم حاصل کریں اور اس تائید و نصرت کو ہم دعاؤں کے بغیر ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی لئے آپ کو چاہیئے کہ آپ دعا کی حقیقت سے واقف ہوں۔ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جس طرح اپنے قادرانہ تصرف کا اظہار کرتا ہے اس

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت پُر اثر افتتاحی خطاب

پاکستان احمدیوں کا وطن ہے ہم نے اسی ملک میں رہنا ہے اور اس نے ہماری اسی طرح خدمت کرنی ہے جس طرح ایک ماں بچے کی کرتی ہے

جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی مقبول دعاؤں کے ذریعہ اپنے ملک کی مضبوطی و استحکام اور خوشحالی کے سامان کرے

مادرِ وطن کے بعض ناسمجھ رشتوں کی طرف سے ہماری زندگی میں پیدا ہونیوالی تلخی ہمیں ان دعاؤں سے روک نہیں سکتی

ہم پاکستان کیلئے قربانیاں دے رہے ہیں اور دیتے چلے جائیں گے دعائیں کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائینگے اور انشاء اللہ خدا ان دعاؤں کو قبول کریگا

تربیت کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ یکے بعد دیگرے پیدا ہونیوالی احمدی نسلیں اسلامی رنگ میں رنگین ہوتی چلی جائیں

جماعت احمدیہ کے ۸۲ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ فتح ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء) کو جو پُر اثر خطاب فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (یوسف سلیم شاہد ایم۔ اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہمارے دل خدا کی حمد سے لبریز ہیں۔ گذشتہ برس ۲۶ کی صبح کو جس قدر دوست جلسہ گاہ میں موجود تھے اِس وقت جلسہ گاہ کو دیکھ کر میرے حافظہ نے بھی تصدیق کی اور میری نگاہوں نے بھی مشاہدہ کیا ہے کہ آج پچھلے سال سے قریباً ۵۰ فیصد زیادہ دوست یہاں موجود ہیں، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اِس سال خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے حالانکہ بہت سی روکیں ہمارے سفر میں پڑ گئیں۔ ایک تو یہ کہ سپیشل گاڑیاں جو اُن جگہوں سے روانہ ہوتی تھیں جہاں

جماعت احمدیہ کے احباب

کی کثرت ہے، خصوصاً دیہات میں بسنے والوں کی، وہاں سے گاڑیاں اِمسال بعض مصلحتوں کی وجہ سے چلائی نہیں گئیں۔ چنانچہ آج صبح بھی جب مَیں نے خاص طور پر دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ سیالکوٹ کے ضلع سے جہاں جماعت احمدیہ کی بڑی کثرت ہے، پورے دوست ابھی تک نہیں پہنچ سکے۔ وہاں کے امیر ضلع اور صدر صاحبان جائزہ لے کر مجھے بتائیں کہ کتنے دوست پہنچ چکے ہیں اور کتنے راستہ میں ہیں اور ان کے متعلق کیا رپورٹ ہے، وہاں کی جماعتیں کب تک پہنچ جائیں گی۔ اسی طرح سرگودہا اور جھنگ کے ضلعوں کی سرحدوں پر ایسے درجنوں دیہات ہیں جہاں ہزارہا احمدی بستے ہیں۔ وہ بھی پتہ نہیں کس وجہ سے آج صبح تک پورے نہیں پہنچے تھے۔ ان کے متعلق بھی نظارت اصلاح و ارشاد (مقامی) جائزہ لے کر رپورٹ کرے۔

پس ایک تو سپیشل گاڑیاں نہیں چلیں دوسرے ۲۵ دسمبر کو عید الاضحیٰ کی وجہ سے صبح سے دوپہر تک کے وقفہ میں دو وجوہات کی بناء پر یہاں لاریاں نہیں پہنچیں۔ شاید اِکا دُکا کوئی آئی ہو ورنہ زیادہ تر خاموشی تھی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جو لوگ لاری چلانے والے ہیں اُن کا بھی حق ہے کہ وہ عید کریں اور اس وقت وہ عید کرنے میں مشغول ہوں گے اور لاری نہیں چلا سکتے ہونگے دوسرے جو دوست عید سے پہلے یہاں پہنچ نہیں سکے انہوں نے بہرحال اپنے گھروں میں عید کر کے روانہ ہونا تھا۔

تیسرے لوگوں کی طرف سے

بہت سی افواہیں

پھیلائی گئیں۔ ایک یہ افواہ تھی کہ مستورات کا جلسہ نہیں ہوگا حالانکہ مستورات کا جلسہ ہو رہا ہے ہماری احمدی بہنیں کافی تعداد میں پہنچ چکی ہیں لیکن بعض علاقوں سے بہت کم مستورات اِس جلسہ میں شامل ہو رہی ہیں۔ ایک یہ افواہ بھی بعض جگہوں پر پھیلائی گئی کہ ربوہ کے مسافروں کو راستہ میں بہت تنگ کیا جا رہا ہے گویا کہ ان کے نزدیک ہمارے ملک میں کوئی حکومت ہی نہیں ہے۔ اِس لئے بعض جگہوں سے لاریوں نے چلنے سے انکار کیا۔ بعض جگہوں پر احمدی تذبذب میں پڑ گئے حالانکہ یہاں حکومت ہے اور ان کا بڑا اچھا انتظام ہے۔ اِس جلسہ پر یہاں بھی دوستوں کو پہلی بار گیلریوں کے اُوپر حکومت کے باوردی نمائندے نظر آ رہے ہیں جو بڑے خوبصورت لگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق عطا کرے۔ اسی طرح یہ بھی افواہ تھی کہ بعض لاری والوں کو کہا جائے گا کہ احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے جلسہ پر جا رہے ہیں ان کو تنگ کرنا چاہیئے یا یہ کہ ان کی سواریاں لے کر نہ جاؤ مگر جہاں تک مجھے علم ہے اس پراپیگنڈا کا کوئی اثر نہیں ہؤا۔

در اصل انسان اندر سے شریف ہے۔ پاکستان میں بسنے والوں کی بڑی بھاری

اکثریت شرفاء پر مشتمل ہے

میرے خیال میں ہزار میں سے شاید ایک آدمی ایسا ہو جس کی فطرت مسخ ہو چکی ہو ورنہ پاکستان میں بسنے والے ہمارے شہری بھائی نوسو ننانوے (999) فی ہزار شریف لوگ ہیں جو شرافت کے خلاف باتوں یا عمل کو پسند نہیں کرتے۔ مگر ہمارے سارے ایشیائی ممالک میں یہ ایک مرض ہے کہ شریف انسان جرأت کا فقدان رکھتا ہے۔ اس کی شرافت ایک خاموش اور شرمائی لجائی شرافت ہوتی ہے۔ غیر شریفانہ اقوال و افعال پر وہ دلیری کے ساتھ شریفانہ اظہار کرنے یا انہیں CONDEMN (کنڈیم) کرنے سے گھبراتا ہے لیکن ہم اس سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ شرافت موجود ہی نہیں۔ شرافت موجود ہوتی ہے۔ جو عدد مَیں نے بتایا ہے شاید یہ اس نسبت سے بھی کم ہو۔ شاید ایک لاکھ میں سے ننانوے ہزار نوسو ننانوے شریف ہوں گے۔

بہرحال جہاں بہت بھاری اکثریت شرفاء کی ہوتی ہے وہاں دُنیا کے ہر ملک میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ماں سے ــ مادرِ وطن سے سوتیلے رشتوں کا سا تعلق رکھتے ہیں۔ اگر سوتیلے رشتوں کی طرف سے ہماری زندگی میں تلخی پیدا ہو تو ہم مادرِ وطن کو تو نہیں چھوڑ سکتے، ماں سے بے وفائی تو نہیں کر سکتے اِسلئے مَیں کہتا رہا ہوں کہ

احباب جماعت دعائیں کریں

چنانچہ احباب دعائیں کرتے رہے ہیں، مَیں بھی دعائیں کرتا رہا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کے استحکام کے اور اس کی مضبوطی کے اور اس کی خوشحالی کے اور اس ملک میں بسنے والوں کی فلاح و بہبود کے سامان پیدا کرے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

اپنے وطن سے محبّت کرنا جزوِ ایمان ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنّت ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ مادرِ وطن کے پاؤں تلے جنّت ہے۔ بعض لوگ یہ افواہیں بھی پھیلاتے رہے ہیں کہ ہم اِس جنّت کو چھوڑ کر کہیں باہر جانے کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم مادرِ وطن کے پاؤں کی جنّت سے باہر کیسے جائیں گے جبکہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف یہ فرمایا ہے: حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ اور دوسری طرف یہ کہ ماں کے پاؤں تلے جنّت ہے۔ مادرِ وطن کا جو محاورہ ہے اس میں بڑی صداقت ہے۔ جس طرح ماں کے پاؤں تلے جنّت ہے اسی طرح انسان مادرِ وطن میں اپنے لئے جنّت کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ آخر وطن ہے کیا چیز؟ وطن دُنیا کا ایک ایسا حصّہ ہے جس میں انسانوں کا ایک گروہ بطور شہری کے بستا ہے۔ اس کا تعلق ایک تو انسان کے ساتھ وہ ہے جو انسان سمجھتا اور بنا لیتا ہے۔ اور اس ملک میں بسنے والوں کے ساتھ اس ملک کا ایک تعلق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ ہم نے زمین و آسمان اور اس کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مثلاً مجھے اور آپ کو جو پاکستان کے شہری ہیں، ان کو پاکستان کے متعلق اور وہ دوست جو مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں اور ہماری

بیرونی جماعتوں کے نمائندے

ہیں اُن کو ان کے ملکوں کے متعلق یہ کہا کہ تمہارے ملک کی ہر چیز تمہاری خادم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی ہر شئے کو حکم دیا ہے کہ وہ انسان کی خدمت کرے۔ جس طرح ماں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے بچّے کو پالے اور اس کی خدمت کرے اسی طرح ملک کو حکم دیا مثلاً ہمارے اِس ملک، پاکستان کی اِن پہاڑیوں کو بھی اور مٹّی کے جن اجزاء سے یہ اینٹیں بنی ہیں اُن کو بھی، اِن درختوں کو بھی اور جو غذا یہ درخت لے رہے ہیں اُسے بھی، علیٰ ہذا القیاس ہر چیز کو خدا نے حکم دیا ہے کہ وہ اُس کے بندے کی خدمت کرے اور اُس نے اپنے بندے کو یہ کہا کہ دیکھو تمہارے لئے خادم مَیں نے پیدا کر دئے ہیں لیکن ان کی خدمت پر ایک شرط بھی لگا دی ہے۔ فرمایا ان چیزوں کو صرف یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ خدا کے بندوں کی خدمت کریں بلکہ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ اگر لوگ خدمت لیں تو خدمت کرنا ورنہ نہ کرنا۔ فرمایا: لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کہ انسان جتنی کوشش کرے گا، اپنے خادموں سے جتنی خدمت لے گا اتنی ہی وہ خدمت کریں گے۔

پاکستان ہمارا وطن ہے

اِس میں بسنے والے احمدیوں کا یہ وطن ہے۔ اِس وطن میں اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کا مرکز بنایا ہے۔ اِس ملک میں بسنے والوں کا ایک فیصد یا نصف فیصد یا چوتھائی فیصد یا اس سے بھی کم ایسا ہے جس میں شرافت نہیں ان کے کہنے سے ہمارا مرکز کسی اَور ملک میں نہیں جائے گا۔ جس قدر چاہیں وہ افواہیں پھیلاتے رہیں، ہمارا یہ ملک ہے۔ جس طرح ننانوے ہزار نوسو ننانوے پاکستانی شریف شہریوں کا یہ ملک ہے اسی طرح احمدیوں کا بھی یہی ملک ہے۔ ہم نے بھی اِسی ملک میں رہنا ہے اور اِس ملک نے ہماری اسی طرح خدمت کرنی ہے جس طرح ماں اپنے بچّے کی خدمت کر رہی ہوتی ہے۔ خدا نے ماں کو کہا کہ بچّے کو دُودھ پلا اور بچّے کے کان میں یہ پھونکا کہ روئے گا تو ماں کی چھاتیوں میں دُودھ اُترے گا ورنہ نہیں اُترے گا۔ ہم نے اِس ملک سے خدمت لینی ہے، ہم نے اِس ملک سے اِس طرح خدمت لینی ہے کہ پاکستان جو ہمارا پیارا ملک ہے وہ دُنیا کے معزز ترین ممالک میں شمار ہونے لگے۔

ملکوں کا تنزّل دو طرح ہوتا ہے یا تو اِس لئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ماننے سے انکار کرتا ہے کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ یعنی جتنی خدمت تم لینا چاہو گے اُتنی خدمت تمہارا ملک کرے گا اور یا اس لئے تنزّل آجاتا ہے یا کمزوری پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان کا تعلق اپنے ربّ سے مضبوط نہیں رہتا اور انسان خود اپنے آپکو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ شاید اس مضمون کے متعلق مَیں اپنی پرسوں کی تقریر میں احباب کو کچھ بتاؤں گا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ کے اعتقادات کے متعلق بڑوں کو یاد دلاؤں اور چھوٹوں کو سمجھاؤں کہ ہمارے کیا اعتقادات ہیں۔

غرض جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے قرآن کریم نے یہ بھی کہا ہے کہ زمین کو انسان کا خادم بنایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہ اپنے خادموں سے جتنی خدمت لینا چاہے گا اُتنی یہ خدمت کریں گے۔ پکے ہوئے پھل اس کی جھولی میں نہیں گریں گے درختوں سے توڑنا پڑیں گے۔ بعض پھلدار درخت کانٹوں والے ہوتے ہیں اُن پر سے پھل توڑنے والوں کو کانٹے بھی چُبھتے ہیں لیکن جب تک کانٹے نہ چُبھیں پھل حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں خدا تعالیٰ کی یہ

عام تقدیر اور قانون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کار فرما ہے وہاں خدا تعالیٰ نے اپنا ایک خاص قانون بھی بنایا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کے ہر فعل کے متعلق اُسے حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ کوئی پتّہ درخت سے نہیں گرتا جب تک اُسے گرنے کا الٰہی حکم نہ ہو۔ گویا یہ قانونِ قدرت ہے کہ اپنے موسم پر پت جھڑ ہو اور اس میں خدا تعالیٰ کی شان نظر آتی ہے۔ کئی بیوقوف انسان دُنیا میں ایسے بھی پیدا ہوئے جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اتنی بڑی ہستی ہے، زید یا بکر سے وہ ذاتی تعلق کیوں رکھے؟ آخر اس عالمین اور اس UNIVERSE (یونیورس) میں انسان کی کیا حیثیت ہے۔ خدا تو بڑی شان کا مالک ہے۔ یہ دراصل ایک شیطانی خیال ہے۔ اس قسم کے لوگوں کی اکثریت یہودیوں میں پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم نے جس قادر و توانا، متصرف بالارادہ اور تمام طاقتوں اور قدرتوں والے خدا کا ہم سے تعارف کروایا اور عرفان بخشا ہے، کوئی چیز بھی اُسے تھکانے والی یا کوفت دینے والی نہیں ہے۔ نہ اُسے نیند آتی ہے نہ اُونگھ۔ وہ تو ہر چیز پر قادر ہے اُس کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی انسان سمجھتا ہے جس طرح مجھے تکلیف ہوتی ہے اسی طرح خدا کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ کسی کے ہاں پانچ بچّے ہو جائیں تو گویا اُسے بڑی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ چنانچہ اسی تکلیف سے انسان کو فیملی پلاننگ کا خیال آگیا۔ جن بچوں سے گھروں کی رونق تھی لوگ ان بچّوں کو گھروں سے باہر رکھنے کے سامان پیدا کرنے لگ گئے ویسے یہ ایک الگ مضمون ہے میں نے اِس کا ضمناً ذکر کر دیا ہے۔ میں فیملی پلاننگ پر تنقید نہیں کر رہا۔ یہ آپ کے اور میرے سوچنے والی باتیں ہیں۔

غرض خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ اے لوگو! اگر تم مجھے اس حد تک ناراض کر لو کہ میں اپنا غضب تم پر نازل کرنا چاہوں تو بادل پانی برسانا چھوڑ دیں گے، کنوئیں خشک ہو جائیں گے، فصلوں میں دانہ نہیں لگے گا، یہ کائنات جو تمہاری خادم بنائی گئی ہے خدمت سے انکار کر دے گی۔

ہم نے بہر حال دعائیں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض ایسے واقعات بتائے ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ پوری قوم نہیں تو اگر اس کا ایک حصّہ بھی دعائیں کرنے والا اور دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنے والا اور اس کے فضلوں اور اُس کی رحمتوں کو جذب کرنے والا ہو تو ساری قوم دنیوی رحمتوں اور برکتوں میں شامل ہو جاتی ہے۔

یہ ذمّہ داری کہ دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے ملک کے استحکام اور اس کی خوشحالی کے سامان پیدا کریں بہت بڑی حد تک جماعتِ احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ توہمات کی دُنیا ہے، یہ منطق و فلسفہ کی دُنیا ہے، یہ ایسے سائنسدانوں کی دُنیا ہے جنہوں نے خدائی صفات کے ایک حصّے کو سمجھا اور دوسرے کو سمجھ بھی نہ سکے۔ اس دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو یا تو خدا کو مانتے ہی نہیں اور اگر مانتے ہیں تو اُن کو اِس بات کا احساس ہی نہیں کہ اُن کے ساتھ خدا کا زندہ تعلق بھی پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ اسلام نے صرف تعلیم ہی نہیں دی بلکہ اس پر عمل کرنے اور خدا کو پانے کی تلقین بھی کی ہے۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کروڑوں انسان دُنیا کے گوشے گوشے اور مُلک مُلک میں ایسے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اپنے ربِّ کریم سے ایک زندہ تعلق پیدا کر کے اس کی طاقتوں کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دُنیا کو بھی مشاہدہ کروایا کہ دیکھو خدا تعالیٰ کیسی صفاتِ حسنہ کا مالک ہے۔ انسان اگر خدا کی قدرت کے جلوے دیکھنا چاہے تو وہ دیکھ سکتا ہے

غرض میں بتا یہ رہا ہوں کہ تدبیر کے علاوہ

خدا تعالیٰ سے پیار کا ایک زندہ تعلق

رکھ کر ہم نے اپنے ملک کے لئے دعائیں کرنی ہیں اور اس کی خوشحالی کے سامان پیدا کرنے ہیں۔ تدبیر اپنی جگہ ضروری ہے مگر دعاؤں کے ذریعہ ملک کی خوشحالی کے سامان پیدا کرنا اس کی ذمّہ داری بڑی حد تک جماعتِ احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ اِس لئے وہ تلخی جو مادرِ وطن کے بعض ناسمجھ سوتیلے رشتوں کی طرف سے ہماری زندگی میں پیدا ہو، وہ ہمیں اُن دعاؤں سے نہیں روک سکتی اور نہ ہمیں اِس مُلک سے باہر جانے پر مجبور کر سکتی ہے۔ جن لوگوں کے یہ خیالات ہیں وہ اپنے دماغوں سے ان کو نکال دیں۔ ہم نے پاکستان کے لئے دعائیں کیں، ہم اس کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں اور دیتے چلے جائیں گے، اور دعائیں کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔ ہم اپنے ربِّ کریم سے اُمید رکھتے ہیں کہ ایک دن وہ ہماری دعاؤں کو سُنے گا اور اِس ملک میں استحکام اور اس کی خوشحالی کے سامان پیدا کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سُنے گا اور ان لوگوں کی ہدایت کے لئے بھی سامان پیدا کرے گا جو سوتیلے رشتوں کی وجہ سے مادرِ وطن کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ خدا کرے کہ وہ بھی حقیقت کو سمجھیں اور پاکستان کی خوشحالی کے لئے کام کریں۔

اِس سال ہمارے لئے کچھ برکتیں اور رحمتیں نئی شکل میں آسمان سے نازل ہوئیں، اس رنگ میں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ جن بزرگوں کے متعلق (یعنی ہماری نگاہ میں بزرگ ورنہ اللہ تعالیٰ کے تو سارے عاجز بندے ہیں) آپ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا اُن سے پیار کا تعلق ہے، وہ اتنے سخت اور شدید ابتلاؤں میں مبتلا ہمیں نظر آتے ہیں۔ یہ کیوں؟ کیا خدا تعالیٰ اُن سے پیار نہیں کرتا؟ کیا خدا تعالیٰ کے پیار کا اس طرح اظہار ہوتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو شدید تکلیف پہنچائے حالانکہ جو لوگ خدا کو چھوڑ کر غیر اللہ کے بندے بن جاتے ہیں ان کو بھی لوگ ایسی تکلیف میں مُبتلا نہیں دیکھتے۔ اس کے بہت سے جواب ہیں۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

بڑا پیارا جواب

دیا ہے آپؑ نے فرمایا جن چیزوں کو تم تکالیف سمجھتے ہو خدا تعالیٰ کے اُن پیارے بندوں سے جا کر پوچھو کہ وہ کیا سمجھتے ہیں۔ اگر خدا کے پیارے بندے اُن تلخیوں اور تکلیفوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی لذّت اور سرور سمجھتے ہیں اور اُس سے خوش ہیں تو جن کو احساسِ لذّت اور سرور حاصل ہے اُن کے متعلق تمہیں یہ کہنے کا کیا حق پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔

چنانچہ اس قسم کا پیار اور اس قسم کی لذّت اور سرور بھی جماعت کے ایک حصّہ نے اِس سال حاصل کیا۔ تلخیاں پیدا کی گئیں، مکان جلائے اور لوٹے گئے، دکانیں لوٹی اور جلائی گئیں۔ انسانی زندگی میں بظاہر یہ واقعات بڑی تلخیاں لئے ہوئے تھے لیکن عجیب شان ہے خدا تعالیٰ کی جس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودہ سو سال بعد اس زمانہ میں آپ سے پیار کرنے والے ایسے لوگ پیدا کئے کہ جو سب کچھ لٹا کر مسکراتے چہروں کے ساتھ میرے پاس آتے تھے اور مجھے یہ کہتے تھے کہ خدا نے ہمارے مال لے کر ہمیں قربانیوں کی توفیق دی اور اس کی رحمتوں کے جلوے ہم نے اپنی زندگیوں میں دیکھے۔ دنیا انہیں تلخیاں سمجھتی تھی لیکن خدا کے یہ محبوب بندے خدا کا پیار سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا نے ایک اور موقعہ دیا اس بات کے اظہار کا کہ ہم واقعہ میں اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے اور اس سے پیار کا تعلق رکھنے والے ہیں۔

ہمارا ایک نوجوان جو اپنے باپ کے ساتھ کام کرتا تھا۔ دو جگہ ان کے کارخانے تھے اور جائیدادیں اچھے خاصے پیسے کما رہے تھے ان کا تیس لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ وہ میرے پاس آیا تو اس کی یوں باچھیں کھلی ہوئی تھیں کہ اگر کوئی اور دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ وہ شادی اور کروا آیا ہے۔ شادی اور خوشی ہی تھی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے زیادہ قریب ہو گیا تھا لوگوں نے اس کی تیس لاکھ کی جائیداد کو آگ لگا دی۔ اس کا سب کچھ لٹ گیا مگر وہ مسکراتا ہوا میرے پاس آگیا اور کہنے لگا۔ اگر نقصان ہو گیا تو کیا ہوا۔ لوگوں کی ان حرکتوں سے خدا کے خزانے تو خالی نہیں ہو سکتے۔ اگر

خدا کے خزانے خالی نہیں

اور جو کچھ ملا تھا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملا تھا تو اب انشاء اللہ اس سے بھی زیادہ ملے گا۔ اگر خدا کے خزانے خالی ہو جاتے یا انسان نے خدا کی رحمتوں کے علاوہ کسی اور گھر سے کچھ لیا ہو تو اسکو فکر ہو سکتی ہے۔ لیکن جو شخص اس ایمان پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے اور خدا کی مرضی اور حکم کے بغیر انسان کو کچھ نہیں ملتا تو اس کو کیا فکر اور کیا غم ہے۔ چنانچہ میں اپنے دوستوں کے ان مسکراتے چہروں میں مزید بشاشت پیدا کرنے کے لئے ان کو ایسے واقعات بتایا کرتا تھا۔ انسانی نفس کا یہ خاصہ ہے کہ وہ بعض دفعہ مشکلات کے وقت گھبرا جاتا ہے اس لئے بعض چہروں پر کچھ گھبراہٹ اور پریشانی بھی نظر آتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ دو تین سو یا چار پانچ سو احمدی احباب جن سے میں ان دنوں روزانہ اجتماعی ملاقات کیا کرتا تھا جب وہ میری مجلس سے اٹھتے تھے تو ان کے چہروں پر بشاشت کھیل رہی ہوتی تھی اور وہ کھلکھلاتے ہوئے واپس چلے جاتے تھے۔

پاکستان میں جماعت کے افراد کا جو نقصان ہوا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں صرف قادیان میں میرا خیال ہے اگر ہزار گنا نہیں تو سو گنا یقیناً زیادہ تھا دوستوں نے باہر سے کما کر وہاں نئے نئے مکان بنائے ہوئے تھے اور وہ سارے سال کی اجناس سے بھرے ہوئے تھے۔ کیونکہ نئی گندم آگئی تھی۔ سکھوں اور ہندوؤں نے ایک محلے کے بعد دوسرے محلے کے مکان لوٹ لئے۔ فوج اور پولیس ان کے ساتھ تھی۔ ہم اپنے تن کے کپڑے لیکر وہاں سے نکلے تھے۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ میری ان دنوں ذمہ داری تھی۔

حفاظت مرکز کا کام

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے میرے سپرد کیا ہوا تھا۔ اس کام کی انجام دہی کے دوران ایک دن مجھے اطلاع ملی کہ سکھ اور ہندو جتھے آئے ہیں اور انہوں نے مسجد اقصیٰ قادیان کے مغرب میں واقعہ ایک محلہ کو گھیر لیا ہے جس میں زیادہ تر ایسے گھرانے آباد تھے جو احمدی نہیں تھے اور باوجودیکہ مسلح ہندو اور سکھ پولیس مشغول کیا ہوتا ہے اور ناکہ بندی ایسی کر رکھی ہے کہ ایک شخص بھی باہر سے نہیں جا سکتا۔ اور گھیرا ڈالنے کے بعد اب اندر داخل ہو رہے ہیں۔ مجھے بڑی فکر پیدا ہوئی اسلئے نہیں کہ وہ جماعت سے تعلق رکھتے۔ بلکہ کیونکہ

جماعت سے تو ان کا کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ اس لئے تشویش پیدا ہوئی کہ وہ تمام لوگ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خود کو منسوب کرنیوالے تھے اور جو شخص خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرے اس سے ہزار اختلاف کے باوجود کوئی شخص جو خود کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنیوالا ہے انکو بے سہارا نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ ایک احمدی کے دل میں اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

غیرت کا برملا اظہار

ہے۔ غرض اس محلے تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں تھا ایک چھوٹی ڈگی تھی اس کے اوپر ہم نے گیلیاں رکھیں اور ایک پل بنایا اور اس کے ذریعہ ہم نے وہاں رضا کار بھجوائے۔ جب ہمارے رضا کار وہاں گئے تو پولیس نے دو آدمیوں کو شوٹ کر کے وہاں شہید کر دیا لیکن دو آدمیوں کی موت آٹھ سو یا ہزار افراد کی زندگیوں سے تو زیادہ قیمتی نہیں تھی اسلئے ہمارے اور رضا کار وہاں پہنچ گئے اور ان لوگوں سے کہا کہ چھوڑو ہر چیز اور اپنی جانوں کو بچاؤ۔ چنانچہ عورتیں بچے اور مرد گھروں سے نکلے اور ایک چھوٹے سے پل پر سے ہوتے ہوئے ہمارے علاقے میں آگئے یہ جو آٹھ سو یا ہزار جانیں بچائی گئیں ان میں تین چار سو مستورات تھیں ان کے لئے ہم نے دار مسیح میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی حویلی کے اندر ایک اور حویلی تھی وہ خالی کروائی۔ بڑی اچھی صاف ستھری اس کا صحن اور بڑے بڑے کمرے تھے، غسلخانے پانی سب کچھ تھا۔ عورتوں کو وہاں ٹھہرایا گیا۔ باہر رضا کار مقرر کر دئے۔ اب بارشیں شروع ہو گئیں تو بے چاری غریب عورتوں کو جو ایک ایک کپڑے میں اپنے گھروں سے نکلی تھیں جب بارش میں باہر کام کرنا پڑتا تھا تو کپڑے گیلے ہوتے اور پھٹ گئے۔ ایک دن رضا کار میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم وہاں کام نہیں کر سکتے میں بڑا حیران ہوا کہ ان کے دماغ کو کیا ہو گیا ہے۔ کام سے کیوں انکار کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کیا ہوا؟ کیا کسی نے تمہیں کچھ کہا ہے؟ وہ کہنے لگے عورتوں کے تن پر صرف چیتھڑے رہ گئے ہیں۔ کسی کام کے لئے وہ تھوڑا اوپر اٹھاتی ہیں تو ان کے جسم کے بعض حصے ڈھنپے نہیں ہوتے۔ ہم وہاں کام نہیں کر سکتے اب میں وہاں تین چار سو جوڑے کہاں سے لاتا۔ اگر بنوانے بھی تو اول تو درزی ہی کوئی نہ تھا اگر ہوتا بھی تو شاید دو مہینے لگ جاتے۔ دو مہینے ان کو کپڑوں کے بغیر تو نہیں رکھا جا سکتا تھا میں نے سوچا کیا کروں۔ میرے اپنے گھر میں منصورہ بیگم کے جہیز کے کپڑے تھے جو نواب محمد علی خان صاحب نے بڑے قیمتی قیمتی جوڑے شادی کے وقت دیئے تھے، ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو ہزار روپے ایک جوڑے کی قیمت ہوگی۔ میں نے سوچا میں ذمہ دار ہوں۔ اگر میں نے اپنے صندوق نہ کھلوائے تو میرے اوپر جائز اعتراض ہوگا۔ چنانچہ میں نے اپنے گھر کے زنانہ کپڑوں کے سارے صندوق کھلوا کر کپڑے عورتوں کے لئے بھجوا دیئے اور ایک جوڑا بھی اپنے پاس نہیں رکھا۔ مجھے پتہ تھا کہ ابھی اور مانگ ہوگی کیونکہ ابھی تو کچھ تھوڑی سی ضرورت پوری ہوتی ہے اور بہت سی عورتیں اسی طرح پھر رہی ہیں۔ [illegible] نے کہا اب میرا ضمیر صاف ہے۔ میں نے اپنے بھائیوں کے صندوقوں کے تالے تڑوا دیئے۔ بھائیوں کی بیویوں حتیٰ کہ اپنی ماؤں اور چچیوں سب کے صندوق کھول کر کپڑے ان عورتوں کو دے دیئے اور اس طرح ان کا تن ڈھانپا اس لئے کہ انسان کا انسان سے خدا نے تعلق قائم کیا ہے اور جو غیرت ہمارے دلوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اس

غیرت اور جذبہ کے تحت

[illegible] ہر چیز بھجوا دی۔ یہاں تو کچھ نہیں لائے۔ ایک دفعہ میں نے حساب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا قادیان میں مارکیٹ ریٹ کے مطابق ساڑھے تین کروڑ روپے کی جائداد ہمارے اپنے خاندان والے چھوڑ آئے تھے۔ ماشاء اللہ بہت بڑا خاندان تھا۔ مگر یہاں بھوکے تو نہیں مرے ہندوؤں اور سکھوں کی اس یلغار نے ہمارے ہاتھ میں مٹی کے کشکول تو نہیں پکڑوائے اور نہ وہ پکڑوا سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے آسمان سے فرشتوں کو بھیجکر ہماری ضرورتوں کو پورا کر دیا اُس نے ہمارے دلوں کو دنیا کے حرص سے محفوظ رکھا ہے یہ اس کی عنایت ہے۔ لیکن یہ بھی اُس کا فضل ہے کہ وہ دیتا ہے اور ہمیں کہتا ہے کہ آگے تقسیم کرتے چلے جاؤ۔

غرض میں اپنے دوستوں کو ۴۷ء کے واقعات بتاتا تھا اور ان سے کہتا تھا کہ دیکھو ہم خالی ہاتھ آئے تھے لیکن ہمارا گھر پھر خدا نے بھر دیا۔ ہمارے ساتھ دوسرے لوگوں کے بھی کھیت ہیں مگر ہمارے کھیت میں مثلاً مونجی ہے وہ جتنی ہماری ہوتی ہے اس سے آدھی بھی دوسروں کی نہیں ہوتی۔ اب یہ تو میرا کام نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے ہم اس پر الحمدللہ پڑھتے ہیں جب اس نے لینا ہوتا ہے تب بھی الحمدللہ پڑھتے ہیں۔ ہمارا کیا ہے سب کچھ اسی کا ہے ہر چیز اس کی ہے۔ وہ جو مرضی کرے۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ ہمیں ہر حال میں اپنا باوفا راضی برضا اور راضی بقضا پائے گا۔ وہ ہر احمدی کو ایسا ہی پائے گا۔ مال لٹ جائیں، جانیں چلی جائیں اور بظاہر تلخی کی زندگی ہوگی مگر پھر بھی نہ ہمارے چہروں کی مسکراہٹیں چھینی جا سکتی ہیں نہ ہمارے دلوں کا اطمینان چھینا جا سکتا ہے۔ اسلئے کہ ہمارے چہروں کی مسکراہٹوں اور

ہمارے دلوں کے اطمینان کا منبع اور سرچشمہ

کوئی دنیوی طاقت اور ایجنسی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس وقت ہم دنیا سے تنگ آکر اپنے خدا کی طرف رجوع کرتے اور عاجزانہ اُس کے دامن کو پکڑ کر اس سے کہتے ہیں کہ اے خدا! دُنیا نے ہمیں چھوڑ دیا پر تو ہمیں نہ دھتکارنا ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ہمیں اپنے سے علیحدہ نہ کرنا۔ ہماری اس عاجزانہ پکار پر وہ بڑے پیار سے ہمیں تسلی دلاتا ہے۔ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ جماعت کے ہزارہا آدمیوں کو اس نے ان دنوں میں تسلیاں دلائیں اور ایسے پیار سے دلائیں کہ انسان کو حیرت ہوتی ہے۔ بیوقوف ہے وہ انسانی گروہ جو یہ کہتا ہے کہ خدا تو اتنی عظیم ہستی ہے وہ بھلا عاجز بندوں سے ذاتی تعلق کیسے رکھ سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندہ سے یقیناً ذاتی تعلق رکھتا ہے کیونکہ یہ

ہماری زندگی کا مشاہدہ

ہے اس لئے ہم مسکراتے چہروں اور مطمئن دلوں کے ساتھ ساری افواہوں کو ٹھکراتے ہوئے یہاں مرکزِ سلسلہ میں جمع ہو گئے اُس سے زیادہ جتنے پچھلے سال تھے۔ یہ خدا کی شان ہے اور اس کا عظیم فضل ہے۔ جس پر ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز ہیں۔

میں نے بتایا ہے کہ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا امتیاز اور فرقان جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ سب کا ربّ ہے لیکن بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو پانے کے اعتبار سے یہ ایک منفرد جماعت ہے۔ اب دنیا پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں بار بار دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔ دُنیا میں فتنہ و فساد کی ایک آگ لگی ہوئی ہے شرق اوسط میں ہمارے عربی بولنے والے مسلمان ممالک ہیں۔ اسرائیل نے اُن کو تنگ کیا ہوا ہے ابھی پچھلے دنوں بڑی تشویشناک خبریں آ رہی تھیں کہ ایک اور حملہ ہوگا، امریکہ بھی مسلمان ملکوں پر حملہ کرے گا، دوسرے لوگ بھی گھبرا گئے، ہم بھی گھبرائے

لیکن جو دعا کی توفیق ایک احمدی کو ملتی ہے وہ دوسروں کو نہیں ملتی کیونکہ ایک احمدی ہی ہے جس کا ایک زندہ تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے محبوب مہدی علیہ السلام کے طفیل اپنے زندہ خدا سے ہے۔ یہ چیزیں اس زمانہ میں پھر مہدی نے ہمیں دیں۔ ہم اس مہدی کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں جس نے زندہ خدا سے ہمیں متعارف کروایا۔ جس نے ہمیں اسلام کی وہ راہیں بتائیں جن کے نتیجہ میں خدا سے ہمارا زندہ تعلق پیدا ہو گیا اور

خدا تعالیٰ کے پیار کے زندہ جلوے

ہم نے اپنی زندگیوں میں دیکھے۔ ہم اس خدا کو نہیں چھوڑ سکتے! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دُوری ہم اپنے لئے موت سمجھتے ہیں اور مہدی علیہ السلام کی جماعت سے باہر نکلنے کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔ ٹھیک ہے گردن پر چھری رکھ کر بعض لوگوں سے انکار بھی کروایا لیکن یہ بھی درست ہے کہ انکار کروانے والوں کی طرف سے ہمیں اطلاع بعد میں ملی اور وہ روتے ہوئے ہمارے پاس پہلے پہنچ گئے کہ مجبوری تھی اسلئے اعلان کر دیا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے خدا تمہیں معاف کرے۔ کوئی فکر نہ کرو۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا کا اعلان ان حالات کے لئے بھی کیا گیا ہے۔

میں بتا یہ رہا ہوں کہ دُنیا میں ایک فساد برپا ہے۔ نوع انسان کے لئے دعائیں کرنا جماعت احمدیہ کا کام ہے بلکہ اس کا یہ فرض ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جماعت کی یہ ڈیوٹی لگائی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا میں دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے اور اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ

اسلام کے دو حصے

ہیں ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنا اور دوسرا بنی نوع انسان کے حقوق کو ادا کرنا۔ ظاہر ہے نوعِ انسانی میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو خدا تعالیٰ کے منکر اور اس کو گالیاں دینے والے اور اُس کے خلاف جنگ کرنے والے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے علی الاعلان کہا کہ وہ زمین سے خدا کے نام کو اور آسمانوں سے اُس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ خدا نے ہمیں کہا تم اُن کے لئے بھی دعائیں کرو۔ اسلئے ہم ان کی ہدایت کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ خدا کے حقیقی پیار سے محروم ہیں۔ دُنیا کی یہ عارضی ترقیات تو کوئی معنی نہیں رکھتیں انسان نے پہلی دفعہ تو یہ ترقی نہیں کی۔ اصطلاحاً بڑے بڑے "فراعنہ" دُنیا میں پیدا ہوئے اور ان میں ایک وہ بھی تھا کہ جس کا نام بھی فرعون تھا جس کی قوم بڑی شاندار اور مہذب کہلاتی تھی۔ دُنیا میں اُس نے بڑا رعب قائم کیا مگر کہاں گئے وہ لوگ؟ اور کہاں گئیں سرمایہ دارانہ حکومتیں؟ ایک وقت میں سرمایہ دار دُنیا پر چھائے ہوئے تھے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ انسان کے اوپر سوائے سرمایہ داری کے اور کوئی چیز حکومت نہیں کر سکتی۔ وہ پیچھے چلے گئے۔ دوسرے نمبر پر کمیونزم آ گیا۔ یہ بھی پیچھے چلا جائیگا۔ صدیوں کی بات نہیں دوست میری بات یاد رکھیں یہ صدیوں کی بات نہیں درجنوں سالوں کی بات ہے کہ اشتراکی نظام بھی پیچھے چلا جائے گا اور پھر دوسری طاقتیں آگے آجائینگی اور ایک وقت میں وہ بھی پیچھے چلی جائیں گی۔ پھر خدا اور اس کا نام لینے والی جماعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی جماعت، قرآن کریم کے احکام کا سکہ دنیا میں قائم کرنیوالی جماعت اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے گھر گھر میں گاڑنے والی جماعت آگے آئیگی اور اس دُنیا میں اُخروی جنت سے ملتی جلتی ایک جنت پیدا ہوگی اور ہر انسان کی خوشی کے سامان پیدا کئے جائینگے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلخیاں دُور کر دی جائیں گی اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا انسان اپنی زندگی کی شاہراہ پر

خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے

گاتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے قُرب اور اُس کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا اور اس طرح وہ اپنی زندگی کے آخر میں اپنی منزل، اپنے مقدّر یعنی خاتمہ بالخیر تک پہنچ جائے گا۔ یہ عمل نسلاً بعد نسلٍ رُو نما ہوگا اور پھر قیامت آجائے گی۔

بہر حال ہمیں تو اپنی نسل کی فکر ہے۔ ہم پر اُن کی تربیت کی ذمہ داری ہے۔ وہ احمدی نسلیں جو یکے بعد دیگرے پیدا ہو رہی ہیں اُن کو اسلامی رنگ میں رنگین کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ایک خطبۂ نکاح کے موقع پر مَیں نے بتایا تھا کہ اعلانِ نکاح دو باتوں کو نمایاں کر کے ہمارے سامنے لاتا ہے ایک یہ کہ ہماری ایک نسل بلوغت تک پہنچ گئی اور اب اُن کے بالغ ہونے کی حیثیت سے اُن کے کندھوں پر ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اِس لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کو مذہبی اور رُوحانی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق عطا کرے۔ اور دوسری بات نمایاں ہو کر ہمارے سامنے یہ آتی ہے کہ جن بچّوں کے نکاح ہو رہے ہیں اُن کے ذریعہ ایک اَور نسل کی بنیاد رکھی جا رہی ہے کیونکہ شادی کے بعد ہی بچّے پیدا ہوں گے اور ایک نئی نسل پیدا ہوگی۔ اِس لئے ہم ایسے موقع پر اُن کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ہم نے اِسی طرح دعائیں کرتے چلے جانا ہے جب تک نوعِ انسان اس جنّت میں داخل نہ ہو جائے جو ان دو جنّتوں میں سے ایک ہے جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اور جس کا تعلق اِس دنیا سے ہے۔

پس ان سب دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے اِس

جلسہ سالانہ کا افتتاح

کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نوعِ انسان کی خوشحالی کے سامان پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ نوعِ انسان کے لئے رُوحانی، اخلاقی، ذہنی اور جسمانی طور پر حقیقی لذّت اور سرور کے سامان پیدا کرے۔ نوعِ انسان کے دلوں میں جو ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد پیدا ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دُور کرنے کے سامان پیدا کرے۔

انسان اپنے محسنِ اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہٹتا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کرے کہ اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لَوٹنے کی توفیق عطا ہو اور وہ بھی خدا کو پہچاننے لگیں اور خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد کو ہر قسم کی تلخیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اور ہر قسم کی تلخی کو لذّت و سرور میں تبدیل کرتے ہوئے یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اُس ذمہ داری کو کامیابی کے ساتھ نباہ سکیں جو اس زمانہ میں اُن کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اور اس کے ساتھ بعض ضمنی دعائیں ہیں دوست وہ بھی کرتے چلے جائیں۔

مَیں نے شاید کچھ زیادہ وقت لے لیا ہے لیکن میرا حق بھی ہے جتنا چاہوں وقت لے لوں اور یہ بھی ضروری ہے کہ دوسروں کا وقت نہ لوں۔ مَیں نے بتایا تھا کہ ۲۶ نومبر سے مَیں بیمار چلا آ رہا ہوں۔ مجھ پر دو دفعہ بیماری کے بڑے سخت حملے ہوئے ہیں۔

INFECTION (انفیکشن) دوسرے حملہ میں پہلے سے بھی زیادہ تھی۔ پہلے حملے میں گیارہ ہزار WHITE CELLS (وائٹ سیلز) تھے اور دوسرے میں اٹھارہ ہزار تک پہنچ گئے تھے۔ تیسری دفعہ جو حملہ ہوا اس نے ایک نئی شکل بنائی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور مرض شروع میں ہی دب گیا۔ آج ۲۶ دسمبر ہے گویا بیمار ہوئے پورا مہینہ ہو گیا ہے۔ کل رات مَیں نے ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق اینٹی بائیوٹک دوائی کی آخری خوراک لی تھی۔ پس ایک مہینے سے مَیں بیمار ہوں۔ لیٹے ہوئے وقت گزارتا ہوں۔ جسمانی طور پر کمزوری محسوس کرتا ہوں لیکن میرا جسم اِس کمزوری کے باوجود میرے دل اور میرے دماغ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔

علاوہ ازیں دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں۔ اُن دنوں

مجھ پہ ایسی راتیں بھی آئیں

کہ مَیں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا ہوں۔ مَیں احباب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے ان ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن ادا کرنے کی توفیق عطا کرے جو اُس نے اِس عاجز کے کندھوں پر ڈالی ہیں۔ مَیں اور احبابِ جماعت مل کر اِن ذمہ داریوں کو پُورا کریں کیونکہ میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے۔ ہم دونوں "امام جماعت اور جماعت" ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ایک ہی چیز کے دو مختلف زاویے ہیں۔ پس ہمیں اپنی زندگیوں میں اُن بشارتوں کے پُورا ہونے کی جھلکیاں نظر آنے لگیں جو بشارتیں کہ مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے غلبہ کی ہمیں ملی ہیں۔ آمین۔ آؤ اب دُعا کر لیں۔

اجتماعی دُعا کے بعد فرمایا:۔

خدا کرے احبابِ جماعت دین کی باتیں سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی بھی توفیق پائیں۔

منتظمینِ جلسہ کو چاہیئے

کہ وہ صبح کے اِس اجلاس کو وقتِ مقررہ پر ختم کریں۔ ساڑھے بارہ بجے اِس اجلاس کے ختم ہونے کا وقت مقرر ہے تو ساڑھے بارہ بجے ہی یہ اجلاس ختم ہوگا۔ مَیں نے کچھ زیادہ وقت لے لیا ہے۔ وہ بیچ میں ADJUST کر لیں گے۔ اور اب مَیں رخصت چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔ جلسہ کی وجہ سے ظہر اور عصر کی نمازیں یہاں اکٹھی ہوتی ہیں۔ نمازیں پڑھانے کے لئے مَیں تو نہیں آسکوں گا۔ مجھے کچھ کمزوری ہوگئی ہے۔ منیر حُصنی صاحب ہمارے احمدی دوست عربی بولنے والے علاقوں سے وفد کے طور پر یہاں آئے ہوئے ہیں وہ نمازیں پڑھائیں گے۔ وہ یہاں قصر نہیں کریں گے بلکہ وہ پُوری نماز پڑھائیں گے یعنی ظہر اور عصر کی چار چار رکعتیں پڑھائیں گے۔ انشاء اللہ پھر کل ملیں گے۔ دوست بہت دُعائیں کریں کیونکہ یہ دُعاؤں کی قبولیت کے دن ہیں، اِن کو ضائع نہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

نیو پاک جیولرز

۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

فون: ۴۰۹۷۴-۱۴

ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا

واحد مرکز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی

دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی و فیشنی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

کپڑے دھونے کی الیکٹرک مشین

MOBi super موبی سپر سٹین لیس سٹیل کی تیار کردہ

گارنٹی شدہ

کم خرچ - ایک پاؤ سے ۴۰ کپڑے۔

کم وقت - ایک منٹ میں ایک کپڑا۔

اعلیٰ کارکردگی - کپڑے صاف اور دیرپا۔

بڑے شہروں میں ایجنٹس کی ضرورت ہے۔

مقبول انڈسٹریز (رجسٹرڈ) وزیر آباد

فون ۴۴ - رہائش ۱۲۴ — پوسٹ بکس: ۶۶

شفا میڈیکو

- گذشتہ ۳۰ برس سے مریضوں کی خدمت کے لئے دن رات کھلی رہتی ہے
- ہر قسم کی اعلیٰ معیاری ادویات جو کہ شک و شبہ سے بالا تر ہیں پورا سٹاک موجود رہتا ہے۔
- ڈاکٹری نسخہ جات بنانے کے لئے مکمل ڈسپنسری۔
- نہایت خلیق و متحمل مزاج اور وسیع تجربہ رکھنے والا عملہ آپ کی تشریف آوری کا ہر وقت منتظر رہتا ہے۔

شفا میڈیکو

چوک میو ہسپتال لاہور۔ فون ۶۲۶۹۳

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

اوقات مطب

صبح ۸ بجے تا ۱ بجے۔ شام ۴ تا ۸ بجے

حکیم حمید احمد اختر

رجسٹرڈ طبیب درجہ اے

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

الفردوس

کلاتھ مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی لاہور

موسم گرما کا نیا سٹاک

لون پرنٹ - وائل پرنٹ

لون سادہ رنگدار - وائل پلین رنگدار

لٹھا - پاپلین نیز شادی

بیاہ کے لئے زری کی کشمیری شالیں وغیرہ

لون کے کامدار کرتے وائل کے کامدار کرتے

زنانہ و مردانہ شلواریں

کامدار اور پرنٹ قمیضیں ریڈی میڈ

شافیٔ مطلق خدا تعالیٰ ہے

دواؤں میں شفاء اسی نے رکھی ہے

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفاء عطا فرمائے

آمین

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر

تشریف لائیں!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ — رہائش ۶۲۹۳۰

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات

اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

فون نمبر: ۵۲۶۲۳

لِکُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ (حدیث نبوی)

There is a CURE for every disease

you have only to search.

مفصل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور - کراچی

ربوہ فون ۱۳۴

سونے اور چاندی کے زیورات

کی

خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبد السلام عبد المنان ناصر

عقب جمال بیکری۔ گولبازار۔ ربوہ

فون نمبر ۵۵

خورشید یونانی دواخانہ

اور

حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴